روزنامہ اساس
پاکستان کی نظریاتی
راولپنڈی، اسلام آباد، کراچی، لاہور، فیصل
بدھ | 7 جولائی 2021 | ایڈیشن | صفحات | براہ راست خبریں

گوشہ کتب

محبت فاتح عالم ٹھہری

تبصرہ

سارہ عمر

محبت فاتح عالم ٹھہری ساتھی ڈائجسٹ پہ شائع ہونے والا ایک بہترین ناول ہے جو کہ مصنف ھمایوں ایوب کی تحریر ہے۔ اگر کہا جائے کہ مصنف ھمایوں ایوب انسٹا گرام کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے مصنف نے اپنی تحریر کے ذریعے قارئین کے دل موہ لیے۔ اس ناول میں بھی اسلام آباد کے پہاڑوں سے لے کر زمین پہ اترتے بادلوں تک اسلام آباد کی خوبصورتی کی ایسی بہترین منظر نگاری کی گئی ہے کہ لگتا ہے آپ کے سامنے اسلام آباد کی تصویر پینٹ کر دی گئی ہے۔ انسٹا گرام کی دنیا میں اپنے دلچسپ اور فکاہیہ تبصروں سے جگہ بنانے والے ھمایوں بھائی نے اپنی تحریر میں خوبصورت رشتوں اور جذبوں کو ایسی ڈوری پرو دیا ہے کہ قارئین داد دیے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

بات کرتے ہیں محبت فاتح عالم ٹھہری کی جسے پڑھ کر میں بیک وقت حیران و پریشان رہ گئی۔ بجی داد افسوس ہے کہ ایسی تحریر پڑھنے میں بہت دیر کر دی۔ اس کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں کس کس منظر اور مکالے کی تعریف کی جائے کہ ناول میں بہتے پانی جیسی روانی ہے۔ سو تین سو صفحات پہ مشتمل ناول ایک ہی نشست میں ختم کرتے یہی احساس ہوا کہ لفظوں کے انتخاب سے لے کر کرداروں کی تکمیل تک ہر جز قابل تعریف تھا۔ منظر نگاری، مکالمے، کردار سازی، پلاٹ، کہانی، تجسس، ہیبت اور پرت کہانی کا کھلنا ہر چیز میری نظر میں کمال تھی۔

جتنی محنت مکالموں پہ نظر آئی میں ماننے پہ مجبور ہوں کہ یہ ایک نہایت پختہ طرز تحریر ہے۔ میرا دعویٰ ہے اسے پڑھتے وقت یقینا اسے چھوڑا نہیں جا سکتا۔ ناول کی اس کہانی کے چار مرکزی کردار ہیں: زیتا، ناکل، ایلی اور شیر دل۔ ناکل اور زیتا میاں بیوی ہیں جبکہ ان کا ایک بیٹا ایلی بھی ہے۔ یہ کپل ایک خوشگوار زندگی گزار رہا ہوتا ہے لیکن پھر ان کے بیچ ایک عورت آ جاتی ہے اور ان کی زندگی کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ زیتا کے کردار کی بات کروں تو شروع سے آخر تک مجھے اس کا کردار بہت پسند آیا۔ زیتا اے سی کے عہدے پہ فائز ہے
گھر آئے روز دل نہ چاہتے، طبیعت خراب ہونے اور شوہر کا موڈ خراب ہونے پہ جتنی چھٹیاں ھمایوں بھائی نے کروائی ہیں واللہ اتنی چھٹیاں اگر اصل اے سی کرے تو حقیقت میں سیٹ سے چھٹی مل جائے۔ پھر اوپر سے ظلم یہ کہ میاں ناکل صاحب پولیس آفیسر بھی ہیں مگر بے انتہا ظالم بھی ہیں۔ زیتا بے چاری جاب کے ساتھ جس طرح میاں جی کے لیے گھر آ کر کھانا بناتی ہے ہمت ہی ہے ورنہ جاب کرنے والیاں اتنی اونچی ہیل پہن کر ہی تھک جاتی ہیں البتہ مصنف نے زیتا سے سارے جنم کے بدلے لیتے ہوئے اسے گھر اور باہر کا خوب کام کروایا اور انت کا صبر بھی کروایا۔ اتنا صبر جو عورتیں کر لیں تو بھارت میں تو ان کو ستی ہی کر دیا جائے۔ بہر حال جو اصل پیغام اس کہانی میں دیا گیا ہے کہ کسی بھی مشکل میں شوہر کو چھوڑا نہ جائے بلاشبہ وہ کمال ہے۔ چاہے شوہر جو بھی کرے آپ کا صبر آپ کی محبت پہ غالب آ ہی جائے گا اور یہ محبت فاتح عالم ٹھہرے گی۔ زیتا کے والد نے جس طرح اس کی رہنمائی کی ایسے والدین ہی نوجوان نسل کے اخلاق کی پاسداری میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ سب سے اچھی بات اس ناول کی یہ ہے کہ جو جو سوال ذہن میں ابھرے اس کا ناول میں ہی بروقت یا بتدریج جواب دیا گیا۔ جیسے ناکل کا رویہ، ناکل کا خوف، ایلی کی حقیقت کا کھلنا، پھر زیتا کا شیر دل کو کہنا کہ اسے حقیقت سے آگاہ نہ کیا جائے بلکہ اسی گفٹ کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ سارے ناول میں ناکل نے جتنا تنگ کیا بیوی نے ایک ہی بار کی کسر نکال لی۔

ایک نئی اصطلاح جو اس کہانی کے ذریعے پڑھنے کو ملی وہ میریٹل ریپ تھی۔ ایسا کچھ بھی لکھنے کے لیے ہمت چاہیے اور یہ ہمت زیادہ لوگ کر نہیں پاتے اس لیے ان کے لیے داد توبنتی ہے۔ ناول میں جس طرح تحقیق کر کے ایک ایک نکتے کو واضح کیا ہے جیسے ایلی جب ستاروں کے ناموں کی دیوتاؤں کے ناموں کے ساتھ مماثلت کے متعلق بتاتی ہے وہ بہت خوبصورت بیان کیا ہے۔ جس طرح زیتا اور شیر دل نے مل کر اس جنگ کو لڑا ان کی کیمسٹری بہت ہی اچھی لگی۔ مجھے تحریر پہ کہیں کہیں نمرہ احمد کی جھلک نظر آئی کیونکہ ان کا لکھا الگ سے پہچانا جاتا ہے اور یہ پہچان بھی نمرہ احمد کے قاری ہی کر سکتے۔ شروع سے آخر تک مصنف نے اسے مکمل لکھا ہے کہیں کوئی خلا، کوئی جھول، کوئی بدنظمی، کوئی بے ربطگی نہیں دکھائی دیتی۔

تحریک آزادی کشمیر اور تارکین وطن کا ترجمان

Daily Kashmir

ڈیلی کشمیر

CANADA Muzaffarabad

پیٹرن انچیف لاریب خان

چیف ایڈیٹر محمد ریاض

مظفرآباد کینیڈا

Regd# Tn20571063

قیمت 10 روپے

E-mail: roznamakashmir786@gmail.com

WWW.DAILYKASHMIR.CA

جلد نمبر 7 | ہفتہ 19 جون 2021ء 08 ذیقعد 1442ھ 05 ہاڑ 2077 ب | شمارہ 135

ناول محبت فاتح عالم ٹھہری

محبت فاتح عالم ٹھہری سوہنی ڈائجسٹ پہ شائع ہونے والا ایک بہترین ناول ہے جو کہ مصنف ہمایوں ایوب کی تحریر

مصنف ہمایوں ایوب

ہے۔اگر کہا جائے کہ مصنف ہمایوں ایوب انسٹاگرام کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں تو کچھ غلط نہ ہوگا۔اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے مصنف نے اپنی تحریر کے ذریعے قارئین کے دل موہ لیے۔اس ناول میں بھی اسلام آباد کے پہاڑوں سے لے کر زمین پہ اترتے بادلوں تک اسلام آباد کی خوبصورتی کی ایسی بہترین منظر نگاری کی گئی ہے کہ لگتا ہے آپ کے سامنے اسلام آباد کی تصویر پینٹ کر دی گئی ہے۔انسٹاگرام کی دنیا میں اپنے دلچسپ اور فکاہیہ تبصروں سے جگہ بنانے والے ہمایوں بھائی نے اپنی تحریر میں خوبصورت رشتوں اور جذبوں کو ایسی ڈوری پرو دیا ہے کہ قارئین داد دیے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

بات کرتے ہیں محبت فاتح عالم ٹھہری کی جسے پڑھ کر میں بیک وقت حیران و پریشان رہ گئی۔بھئی واہ!افسوس ہے کہ ایسی تحریر پڑھنے میں بہت دیر کر دی۔اس کی تعریف کے لیے الفاظ نہیں کس کس منظر اور مکالمے کی تعریف کی جائے کہ ناول میں بہتے پانی جیسی روانی ہے۔سوا تین سو صفحات پہ مشتمل ناول ایک ہی نشست میں ختم کرتے یہی احساس ہوا کہ لفظوں کے انتخاب سے لے کر کرداروں کی تکمیل تک ہر جز قابل تعریف تھا۔

منظر نگاری، مکالمے، کردار سازی، پلاٹ، کہانی، تجسس، پرت در پرت کہانی کا کھلتا ہر چیز میری نظر میں کمال تھی۔

جتنی محنت مجھے مکالموں پہ نظر آئی میں ماننے پہ مجبور ہوں کہ یہ ایک نہایت پختہ طرز تحریر ہے۔میرا دعویٰ ہے اسے پڑھتے وقت یقیناً اسے چھوڑا نہیں جا سکتا۔

ناول کی اس کہانی کے چار مرکزی کردار ہیں، زینیا، نائل، ایلی اور شیر دل۔نائل اور زینیا میاں بیوی ہیں جبکہ ان کا ایک بیٹا آعل بھی ہے۔یہ کپل ایک خوشگوار زندگی گزار رہا ہوتا ہے لیکن پھر ان کے بیچ ایک عورت آ جاتی ہے اور ان کی زندگی کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

زینیا کے کردار کی بات کروں تو شروع سے آخر تک مجھے اس کا کردار بہت پسند آیا۔زینیا اے سی کے عہدے پہ فائز ہے مگر آئے روز دل نہ چاہنے، طبیعت خراب ہونے اور شوہر کا موڈ خراب ہونے پہ جتنی چھٹیاں ہمایوں بھائی نے کروائی ہیں واللہ اتنی چھٹیاں اگر اصل اے سی کرے تو حقیقت میں سیٹ سے چھٹی مل جائے۔پھر اوپر سے ظلم یہ کہ میاں نائل صاحب پولیس آفیسر بھی ہیں مگر بے انتہا ظالم بھی ہیں۔زینیا بے چاری جاب کے ساتھ جس طرح

میاں جی کے لیے گھر آ کر کھانا بناتی ہے ہمت ہی ہے ورنہ جاب کرنے والیاں اتنی اونچی ہیل پہن کر ہی تھک جاتی ہیں البتہ مصنف نے زینیا سے سارے جنم کے بدلے لیتے ہوئے اسے گھر اور باہر کا خوب کام کروایا اور رانت کا صبر بھی کروایا۔اتنا صبر جو عورتیں کر لیں تو بھارت میں تو ان کو ستی ہی کر دیا جائے۔بہر حال جو اصل پیغام اس کہانی میں دیا گیا ہے کہ کسی بھی مشکل میں شوہر کو چھوڑا نہ جائے بلاشبہ وہ کمال ہے۔چاہے شوہر جو بھی کرے آپ کا صبر آپ کی محبت پہ غالب آ ہی جائے گا اور یہ محبت فاتح عالم ٹھہرے گی۔زینیا کے والد نے جس طرح زینیا کی رہنمائی کی ایسے والدین ہی نوجوان نسل کے اخلاق کی پاسداری میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

کہانی کے ہیرو، نائل صاحب کی بات کی جائے تو ایک جانب بلا کے خوبصورت ہیں دوسری جانب پوری بلا ہی معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے ہی ہیروئن کو ان کے گھر تشریف آوری کا پتہ چلتا ہے وہ ایف سولہ طیارے کی اسپیڈ سے گھر جا پہنچتی ہیں۔اتنی تفصیل کسی ہیروئن کے حلیے کی بیان نہیں کی جاتی جتنی فرصت سے ہمایوں بھائی نے نائل اور شیر دل کی بیان کی ہے۔نائل کے ساتھ بچپن اور اس کے بعد جو مسائل رہے اس کا رویہ واقعی احساس دلاتا ہے کہ اولاد کی تربیت کس قدر ضروری ہے۔اولاد کو وقت دینا بہت ہی اہم کام ہے۔اولاد ہی والدین کی اولین ترجیح ہے۔

پورے ناول میں کہیں بھی نائل زینیا کے اس قدر کام کرنے کے حوالے سے تعریف کرتا نظر نہیں آتا بالکل ایک ٹپیکل شوہر کی طرح جو کہ خاص پسند تو نہیں آتا مگر اس کے حق میں دلائل کمال دیے گئے۔

سب سے اچھی بات اس ناول کی یہ ہے کہ جو جو سوال ذہن میں ابھرے اس کا ناول میں ہی بروقت یا بتدریج جواب دیا گیا۔جیسے نائل کا رویہ، نائل کا خوف، ایلی کی حقیقت کا کھلنا، پھر زینیا کا شیر دل کو کہنا کہ اسے حقیقت سے آگاہ نہ کیا جائے بلکہ اسی گلٹ کے ساتھ جینے دیا جائے۔سارے ناول میں نائل نے جتنا تنگ کیا بیوی نے ایک ہی باری کسر نکال لی۔واہ جناب واہ۔

اب بات کریں ایلی کی پہلے میں اسے ثانوی کردار سمجھی تھی، پھر پہلی بار سمجھ آیا کہ ہمایوں بھائی کا ناول ہے تو ولن بھی انوکھا ہوگا اور ولن کا تعلق صنف نازک سے ہے۔ایلی پہ ہر جگہ ہی غصہ آیا، بے شک کہ کوشش بہت کی گئی اس کو بیچاری ثابت کرنے کی مگر ثابت ہو نہیں سکی۔

میں نے ایلی کی کہانی کا اندازہ کچھ کچھ لگا لیا تھا کیونکہ کچھ سال پہلے عمیرہ احمد کا عکس پڑھا اور مجھے اسے پڑھ کر سمجھنے میں مشکل ہوئی مگر ایلی کی کہانی بالکل مجھے عکس جیسی لگی، ساتھ ہی شیر دل سے عکس کا ہیرو شیر دل یاد آ گیا۔یہ میری ذاتی رائے ہے۔

اب بات کریں شیر دل خان کی تو یہ بھی ایک پولیس آفسر ہے جس نے ایک لڑکی کی خاطر اپنے آپ کو یکسر بدل لیا لیکن جب تک اس مقام تک پہنچا وہ لڑکی اس کی دسترس سے ہی نکل چکی تھی۔شیر دل کا کردار پورے ناول کا سب سے پیارا، معصوم، اچھوتا، مخلص اور بہترین کردار ہے بھلا ایسے مرد ملتے کہاں ہیں جو ہر بار قربانی دیں اور دوسروں کو بھی قربانی دینے کی تلقین کریں جو اپنا آپ مار لیں اور اپنی ذات کی نفی کر لیں۔

مجھے اس کے سب ہی مکالمے بہت اچھے لگے۔برجستہ مکالموں سے لے کر معمول کی گفتگو تک ہر کہا گیا لفظ کردار کی بھرپور معاونت کرتا ہے۔

ایک نئی اصلاح جو اس کہانی کے ذریعے پڑھنے کو ملی وہ میریٹل ریپ تھی، ایسا کچھ بھی لکھنے کے لیے ہمت چاہیے اور یہ ہمت زیادہ لوگ کر نہیں پاتے اس لیے ان کے لیے داد تو بنتی ہے۔

ناول میں جس طرح تحقیق کر کے ایک ایک نقطے کو واضح کیا ہے، جیسے ایلی جب ستاروں کے ناموں کی دیوتاؤں کے ناموں کے ساتھ مماثلت کے متعلق بتاتی ہے وہ بہت خوبصورت بیان کیا ہے۔جس طرح زینیا اور شیر دل نے مل کر اس جنگ کو لڑا ان کی کیمسٹری بہت ہی اچھی لگی۔مجھے تحریر پہ کہیں کہیں نمرہ احمد کی جھلک نظر آئی کیونکہ ان کا لکھا الگ سے پہچانا جاتا ہے اور یہ پہچان بھی نمرہ احمد کے قاری ہی کر سکتے۔

شروع سے آخر تک مصنف نے اسے مکمل لکھا ہے کہیں کوئی خلا، کوئی جھول، کوئی بدنظمی، کوئی بے ربطگی نہیں دکھائی دیتی۔

نئے لکھنے والے مصنف کے لیے بہت سی نیک تمنائیں کہ آگے بھی لکھتے رہیے کیونکہ قارئین آج بھی اچھا پڑھنے والوں کی قدر کرتے ہیں۔